



سوال

(230) امام کا خود ہی اذان اور تکبیر کہنا

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

کیا امام خود اذان دے کر اور خود ہی تکبیر کہہ کر خود ہی جماعت کروا سکتا ہے؟

الجواب بعون الوهاب بشرط صحیحہ السؤال

وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علی رسول اللہ، أما بعد!

عہد اول سے اصل معمول ہوا (جس پر عمل رہا) یہ ہے کہ مؤذن امام سے علیحدہ ہو، لیکن اگر امام خود ہی مؤذن اور مُکبّر بن جائے تو شریعت میں اس کا بھی جواز موجود ہے۔ چنانچہ حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے مروی ہے، کہ رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تیرا رب بکریوں کے اس چرواہے سے تعجب کرتا ہے، جو پہاڑ کی چوٹی کے اوپر بکریاں چراتا ہے، وہاں اذان دیتا، اور نماز پڑھتا ہے۔ ا تعالیٰ فرشتوں سے فرماتا ہے: کہ میرے اس بندے کی طرف دیکھو، نماز کے لیے اذان اور اقامت کہتا ہے۔ مجھ سے ڈرتا ہے۔ میں نے اسے معاف کر کے جنت میں داخل کر دیا۔ (ابوداؤد، النسائی) سنن أبي داؤد، باب الاذان فی السفر، رقم: ۱۲۰۳، وقال المنذرى: رجال اسنادہ ثقات

اس طرح دوسری روایت میں ہے رسول ا صلی اللہ علیہ وسلم نے مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ اور اس کے رفیق سفر سے فرمایا:

إِذَا أَتَيْتُمْ فَرَجًا فَأَذَّنَا ثُمَّ أَتَيْتُمْ لَيْدًا فَكَبَّرْنَا (صحیح البخاری، باب الاذان للسافر اذا كانوا جماعة والاقامة، رقم: ۶۳۰)

یعنی ”جب تم دونوں سفر میں نکلو تو تم دونوں کو اذان، پھر دونوں اقامت کہو، پھر دونوں سے جوڑا ہے، وہ امامت کرائے۔“

پہلی حدیث میں خود امام کی اذان اور اقامت کی تصریح موجود ہے، جب کہ دوسری روایت میں دونوں کو اذان اور اقامت کے جواز میں برابر قرار دیا گیا ہے۔ تفاوت صرف اطاعت کے اعتبار سے ہے کہ اس کا حقدار بڑا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ امام اذان اور اقامت کہہ سکتا ہے۔ شرح مسلم میں امام نووی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: کہ اگر کوئی شخص امامت اور اذان ہر دو کو جمع کرے تو اس میں اختلاف ہے۔ ہمارے اصحاب میں سے ایک جماعت یہ کہتی ہے کہ مستحب یہ بات ہے کہ اس طرح نہ کرے۔ بعض نے کہا ہے کہ ایسا کرنا مکروہ ہے۔ محققین اور اکثر علماء کا کہنا ہے: کہ اس میں کچھ حرج نہیں ہے۔ بلکہ یہ مستحب ہے۔ یہی بات زیادہ صحیح ہے۔ فقہ حنفی شافعی وغیرہ میں تو افضل ہی اس بات کو قرار دیا ہے کہ امام خود ہی مؤذن ہونا چاہیے۔

ابن عابدین رحمہ اللہ نے کہا ہے کہ امام ابوحنیفہ رحمہ اللہ بہ نفس نفیس اذان اور اقامت دونوں کو ملا کر کہا کرتے تھے۔ نیز حضرت عمر رضی اللہ عنہ کا قول مشہور ہے کہ اگر خلافت کے



ساتھ میں اذان جینے کا کام بھی نبیہا سکتا تو اذان دیا کرتا۔

ہذا ما عندي والنداء علم بالصواب

فتاویٰ حافظ ثناء اللہ مدنی

کتاب الصلوٰۃ: صفحہ: 212

محدث فتویٰ